میرے دل میں ہے ایسی جوگنیا بنوں اور ملکے بھبوت مدینہ چلوں
یہی جا کے مدینے میں کلمہ پڑھوں یا حبیب خدا یا حبیب خدا

پہلے جلوہ نمائی تمہاری ہوئی پیچھے پیدا خدائی خدا کی ہوئی
آپ پیدا نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ تھا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

تم ہی اول ہو تم ہی آخر ہو تم ہی ظاہر ہو تم ہی باطن ہو
تم شاہ ہو یہ سب ہیں تمہارے گدا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

جی میں آتی ہے چیروں گریباں کو میں چھوڑ بستی کو جاؤں بیابانوں میں
میرے سر میں مدینہ کا سودا ہوا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

حد سے بیحد ہو گئی زیست میری بحر عصیاں میں ڈوبی ہے کشتی مری
اسے پار لگا دو برائے خدا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

چھوڑ در کو تمہارے میں جاؤں کہاں کروں حال دل اپنا میں کس سے بیاں
یہہ تمہارے ہی در کا فقیر و گدا یا حبیب خدا یا حبیب خدا

بلبل شیدا ہوں روئے خواجہ ابرار کا
رنگ بہ عرفاں لائیگا ہر پھول اس گلزار کا

کب نظر آئیگا مجھکو روضۂ انور تیرا
کب بنیگا چشم خانہ گھر تیرے انوار کا

رنگ ذکر خواجہ صاحب نغمۂ بلبل بنا
کھلگیا جب منہ چمن میں غنچۂ گلزار کا

نور حق بینی کا حاصل چشم دل کو ہی فروغ
دیکھ لوں جلوہ جو خواجہ آپکے رخسار کا

مائل اجمیر ہوا در خواہش جنت رہی
کام دے وہ شوق اسکے دل میں نوک خار کا

نور چشم فاطمہ لخت جگر حیدر ہے وہ
ہے وہ اے اخلاص فرزند احمد مختار کا

تا حشر نہ کہ رخ دیکھا معین الدین چشتی کا ہوا سو جان سے شیدا معین الدین چشتی کا

فقط ہندوستاں ہی میں نہیں سکہ جما اُنکا بجا ہی ہر طرف ڈنکا معین الدین چشتی کا

جواں ہو وے یا کوئی پیر یا طفل دبستاں ہو جسے دیکھو وہ شیدا ہے معین الدین چشتی کا

تصدق ایک جاں کیا لاکھہ جانیں اُسپہ ہو جاوُں اگر میں دیکھہ لوں جلوہ معین الدین چشتی کا

اُسے پھر مال و زر کی اور گھر کی ہووے کیا حاجت پڑا جس سر پہ یہ سایہ معین الدین چشتی کا

میرے جرم و گناہ گو حد سے افزوں ہیں پہ تو مجکو الٰہی بخشدے صدقہ معین الدین چشتی کا

گیا جو تشنہ لب سیراب اُسکو کردیا فوراً سخی ایسا نہ ہوگا دریا معین الدین چشتی کا

طلب جا کر کیا سائل نے در پر جو وہی پایا بیاں کس سے ہو کیا ہو رتبہ معین الدین چشتی کا

مدد کو آئے فوراً جب پکارا یا معین الدین نہ کیوں ہو پھر بھلا شہرہ معین الدین چشتی کا

پڑھے کلمہ برہمن اور دلوی بت پرستی چھوڑ اگر ایک دیکھہ لے جلوہ معین الدین چشتی کا

کرم اور لطف سے اپنے کہیں ای خالق عالم
الٰہی مجکو دے دکھا روضہ معین الدین چشتی کا

فلک پر جا بجا ڈنکا معین الدین چشتی کا بنا ہے عرش نقارہ معین الدین چشتی کا

مصور لیتہ کہینچ اتنا تصور رنگ پھر لایا کہ دل پہ کہنچ گیا نقشہ معین الدین چشتی کا

ہے کیسا وجد طوبٰے جہومتا ہی باغ جنت میں کہیں کیا پڑ گیا سایہ معین الدین چشتی کا

فرشتے جسکے ہیں فراش و جاروب کش حوریں عجب دربار ہے خواجہ معین الدین چشتی کا

بہار باغ رضواں پھر رہی ہے میری آنکھوں میں ہے کیسا دلکشا روضہ معین الدین چشتی کا

جلا وے نہ پیر گردوں کیا رکہا ہو تیری گدڑی میں بڑی نعمت ہے یہ خرقہ معین الدین چشتی کا

طفیل پرتو احمد دکہا دے اک نظر مجکو الٰہ العالمیں جلوہ معین الدین چشتی کا

یہ دن ہیں عرس کے دولہا کی شان دیکھو ‌‌ بڑے سج دھج سے پہنا سہرا معین الدین چشتی کا

کلیم اب کشتیاں بھر بھر کے لیلے گوہر مقصد
دل پر فیض ہے دریا معین الدین چشتی کا

نہ کیوں ٹھہرے ہوشیارانہ معین الدین چشتی کا ‌‌ عجب سا جذبہ ہے مردانہ معین الدین چشتی کا

فلک سے باادب آتے ہیں قدسی اور کروبی ‌‌ وہ ہے دربار شاہانہ معین الدین چشتی کا

الٰہی برکت مرشد طفیل از سرور عالم ‌‌ بنا دے مجھکو دیوانہ معین الدین چشتی کا

جھکا کر سر کو جب دیکھا تو پایا آپ کا جلوہ ‌‌ میرے دل میں ہے کاشانہ معین الدین چشتی کا

خدایا عشق دے ایسا کہیں سب دیکھ کر مجھکو ‌‌ وہ آیا دیکھو مستانہ معین الدین چشتی کا

میں قربان اپنے مرشد کے کہ جسنے آن واحد میں ‌‌ بنایا مجھکو دیوانہ معین الدین چشتی کا

فرشتوں نے لحد میں یوں کہا لگا پوچھتے کیا ہو ‌‌ میں ہوں خادم غلامانہ معین الدین چشتی کا

مدح خوان معین الدین چشتی تم مجھے اس دم ‌‌ سنا دو اور افسانہ معین الدین چشتی کا

مئے عرفان کی ساقی اپنے بزم پاک میں مجھکو ‌‌ پلا دے ایک پیمانہ معین الدین چشتی کا

ہو اعزاز لے اعزاز دوست پاک سے بخشے
تیرے سر پہ کر سایہ معین الدین چشتی کا

ہر اک دل ہے والہ و شیدا معین الدین چشتی کا ‌‌ جہاں میں ہر طرف شور معین الدین چشتی کا

ہمیں کچھ غم نہیں ہے تابش خورشید محشر سے ‌‌ ہوا ہے سر پہ ہے سایہ معین الدین چشتی کا

بہت اندھوں کی آنکھیں کھولدیں اور کان بہروں کے ‌‌ دم اقدس ہے دم عیسیٰ معین الدین چشتی کا

جہاں میں شور و غوغا ہے ہر ایک کی سمع میں دم ہے ‌‌ جسے دیکھا وہ دیوانہ معین الدین چشتی کا

مزار پاک پر قربان شمع جان ہوتا ہے ‌‌ یہ دل کو ہے پروانہ معین الدین چشتی کا

المشتہر سلطان التجارت دہلی

جسے عالم پناہی ہو وہ محبوب الٰہی ہے ——— وہ پیارا حق کا حق پیارا معین الدین چشتی کا

ولی ہے وہ محمد مصطفےٰ کے دین کا رہبر ——— در فردوس اک گوشہ معین الدین چشتی کا

جہاں میں ہر کسی کو اک سہارا ہے بہر وسہ پر ——— علاؤ کو فقط تکیہ معین الدین چشتی کا

جو کچھ علوی نشہ میں پکارا رہتا ہے تو سمجھنے دو
تو یہ انداز مستانہ معین الدین چشتی کا

میری آنکھوں میں ہے جلوہ معین الدین چشتی کا ——— میں دیوانہ ہوں اے لوگو معین الدین چشتی کا

گدا اس آستانہ کے نہ چاہیں تاج سلطانی ——— عجب دربار خواجہ معین الدین چشتی کا

چلو اے تشنگان جام وحدت دیار خواجہ کو ——— ہے اندر فیض کا دریا معین الدین چشتی کا

یہ نوبت ہوگئی جاتا ہے اک عالم زیارت کو ——— بجا ہے ہند میں ڈنکا معین الدین چشتی کا

جسے منظور ہو شان الٰہی دیکھنی ظاہر ——— وہ آکر دیکھ لے جلوہ معین الدین چشتی کا

تمنا گلشن فردوس کی جس کو ہو دنیا میں ——— وہ آکر دیکھ لے روضہ معین الدین چشتی کا

کوئی پوچھے کہ اکبر کس کا بندہ ہے تو کہہ دو نگا
معین الدین چشتی کا معین الدین چشتی کا

بلا ہی مجھکو دروازہ معین الدین چشتی کا ——— کہا حق نے مجھے بردہ معین الدین چشتی کا

پیا ہے جس نے پیمانہ معین الدین چشتی کا ——— ہوا دل سے وہ دیوانہ معین الدین چشتی کا

چلو اے عاشقان فن شراب عشق پینے کو ——— کھلا ہے آج میخانہ معین الدین چشتی کا

ہزاروں مستحق ہیں منتظر اسکی جان دینے کو ——— غضب ہے طرز جانانہ معین الدین چشتی کا

چلو اے حور و غلماں چھوڑ کر جنت کو خواجہ پاس ——— دکھا لاؤں جلوہ خانہ معین الدین چشتی کا

عیاں لٹتے ہیں سب لعل و جواہر گنج مخفی کے ——— ہے وہ دربار شاہانہ معین الدین چشتی کا

شراب معرفت سی مست ہوں کس درجہ امی میکش
مجھے کہتے ہیں مستانہ معین الدین چشتی کا

جہاں میں کیا ہی جلوہ ہی معین الدین چشتی کا
میرا دل مست و شیدا ہی معین الدین چشتی کا

کسیکی کچہ ہی حاجت ہو خدا سی کہکے دلوا دے
یہ ایک ادنی سا شیوہ ہی معین الدین چشتی کا

مرض روحی ہو یا جسمی شفا ملتی ہے دونونسے
یہ ایسا آستانہ ہے معین الدین چشتی کا

زباں بس چاٹتی ہے لب پیا ہی جسنے وہ پانی
کہ جود ہووں کہا تا ہی معین الدین چشتی کا

لطیف اب تو نصیبہ یاوری پر ہے کہ دل میرا
مناقب روز پڑہتا ہے معین الدین چشتی کا

بہروسہ ہے مجھی سرور معین الدین چشتی کا
زباں پر نام ہے اکثر معین الدین چشتی کا

گلو پر بلبلیں کیوں جاں کو قربان کرتی ہیں
لکہا ہے نام کیا اُن پر معین الدین چشتی کا

دلی مقصد وہ پاتا ہی یہاں پر جو کہ آتا ہے
ہے در کیا بندہ پرور معین الدین چشتی کا

خداوند اکبہی تو عالم رویا ہی میں مجہکو
دکہادے چہرۂ انور معین الدین چشتی کا

فدا جاں کس پہ ہے مرول کس شمع رو کا ہی پروا
معین الدین چشتی پر معین الدین چشتی کا

خدا سب مشکلیں آسان ہی بندہ کی کرتا ہی
جو لیتا نام ہی اکثر معین الدین چشتی کا

مجھے تخت سلیماںؑ کی نہیں مطلق ہوس واللہ
میں خادم ہو گیا سرور معین الدین چشتی کا

نہایت شوق ہے مولا معین الدین چشتی کا
بہت مشتاق ہی بندہ معین الدین چشتی کا

بڑی سرکار عالی خواجۂ ہند الولی کی ہے
بڑا دربار ہے خواجہ معین الدین چشتی کا

درِ دولت پہ اہل حشمت کے جبہہ سائی کی
تو میں نے پایا دروازہ معین الدین چشتی کا

غلام قادری ہے بندہ لیکن حکم قادر سے
ہوا حکمی غلام آقا معین الدین چشتی کا

محی الدین قادر کا قدم ہو میری گردن پر
رہے سر پر میرے سایہ معین الدین چشتی کا

تمنائیں دل پر آرزو کی دم میں بر آئیں
رہوں ہر دم میں دم بھرتا معین الدین چشتی کا

خدا کا نور رحمت ایسی چھن چھن کر برستا ہے
کہ دل بادل ہے ہمگیرا معین الدین چشتی کا

گدا آتے ہی لنگر خانہ میں ابدال ہو جائے
جو کھاوے دال ور دلیا معین الدین چشتی کی

شراب چشت دل سے جوش کھا کر منہ سے لیتی ہیں
مذاق ایسا ہے متوالا معین الدین چشتی کا

عجب رتبہ جناب خواجۂ اجمیر کا پایا
شریعت میں طریقت میں شہنشاہ ولا پایا

نہ کیوں نازاں ہوں ہم مثل سکندر اپنے طالع پر
محمد سا شفیع ہے اور تجھسا رہنما پایا

شب معراج جو خرقہ ملا شاہ دو عالم کو
وہی تم نے مرے خواجہ رسول اللہ کا پایا

نہیں طاقت زباں میں شکر خالق ہو ادا کیونکر
کہ اس کے فضل سے ہند الولی سا رہنما پایا

بخط نور پیشانی اقدس پر دم رحلت
حبیب اللہ مات فی حب اللہ لکھا پایا

تعالی اللہ ترا وصف کیا میں کیا زبان میری
کہ تو نے رتبہ والا فنا فی اللہ کا پایا

تو ہی حاجت روائے اہل حاجت وقت مشکل ہے
معین و دستگیر بیکساں مشکل کشا پایا

جلا دین نبی کو آپ نے ہی ہند میں آکر
خطاب خواجۂ اکبر معین الدین کو پایا

گیا جو اہل حاجت جب ترے دربار اقدس میں
مرادیں اسکی بر آئیں جو کچھ چاہا جو کچھ مانگا پایا

شریعت اور طریقت معرفت کے آپ مخزن ہیں
حقیقت میں خضر تم کو رہ ارشاد کا پایا

اگر چشم حقیقت سے کسی نے آپکو دیکھا
تو فی الواقع تمہیں نائب رسول اللہ کا پایا

جدائی میں تمہاری حافظ مضطر تڑپتا ہے
یہی افسوس ہے کب سے نہ دیدار آپکا پایا

نقاب الٹینگے اپنا خود کسی دن مہرباں ہو کر — رہینگے آپ کب تک بدلی پہ تجلی پنہاں ہو کر

تصدق اس ولی کے خلق کو بندہ بنا پائی — شہ اجمیر ہو کر خواجۂ ہندوستاں ہو کر

ہوا جب بود سے نابود وصل بود ہاتھ آیا — نشاں پایا مرے خواجہ کا بے نشاں ہو کر

ترے گلزار عرفاں کی بہاریں لوٹنے آئے — کوئی گلچیں کوئی بلبل کوئی باد وزاں ہو کر

تری رفعت نے دکھلایا شرف معراج کا ایسا
تجھے پایا وراجب ور پہنچا لامکاں ہو کر

خواجہ شاہ و بندہ پرور لے خبر — اے حبیب رب اکبر لے خبر

ہجر میں ہوں مثل قمری نعرہ زن — میرے دلدار پیمبر لے خبر

ہو گیا ہے غم سے خوں میرا جگر — اے جگر پیوند حیدر لے خبر

قرۃ العین حسن جان حسین — حضرت زہرا کے دلبر لے خبر

میں ہوں اور غم کی اندھیری رات ہے — اے میرے ماہ منور لے خبر

گلشن دل ہے میرا وقف خزاں — باغ عرفاں کے گل تر لے خبر

معرفت کی راہ پیچا پیچ ہے — میرے مرشد میرے رہبر لے خبر

ہوں اسیر آفت رنج و بلا — رحم کر مجھ پر کرم کر لے خبر

حال بدتر ہے کلیم زار کا
جان آ پہنچی ہے لب پر لے خبر

سرتاجوراں سلطان جہاں یا حضرت میراں خنگ سوار — تم ہی ہو شاہ عرش مکاں یا حضرت میراں خنگ سوار

غازی و دلاور تم سا نہیں اور میر لشکر تم سا نہیں — ہر گیا ہے تمہاری شوکت و شاں یا حضرت میراں خنگ سوار

اعدا کو تہ شمشیر کیا ناراگڑہ کو تسخیر کیا — بجلی سی چلی جب تیغ رواں یا حضرت میراں خنگ سوار

یا خواجہ معین الدین چشتی سلطان الہند غریب نواز
یا قبلۂ صفا از خفی و جلی سلطان الہند غریب نواز

آگاہ ہو میرے حال سے تم گم کردہ خرد و ہوش میں گم
دشمن ہیں مرے آزار دہی سلطان الہند غریب نواز

فریاد تمہیں سے ہے میری تکلیف سہی کیسی کیسی
ہو داد طلب کی داد رسی سلطان الہند غریب نواز

موہنہ عیش و طرب سے پھیر لیا و نزلت کی غم نے گھیر لیا
سب دور ہوں صدمے رنج دلی سلطان الہند غریب نواز

سینہ ہو میرا گنجانۂ عشق دل اور جگر پروانۂ عشق
ای عاشق راز خدا و نبی سلطان الہند غریب نواز

لائی ہے مجھے امید کرم اس خاک کی اور در کی قسم
آیا ہوں پئے حاجت طلبی سلطان الہند غریب نواز

کیا میری زباں کیا میرا بیاں ہیچمداں تم پر قرباں
کہتے ہیں ملک بھی تمکو یہی سلطان الہند غریب نواز

یہ داغ کہا تک ہم سے ہے تم سے نہ کہے تو کہے کس سے
تم آل نبی اولاد علی سلطان الہند غریب نواز

محبوب حبیب حبیب خدا سلطان الہند غریب نواز
محبوب خدائی جل و علا سلطان الہند غریب نواز

تم قبلۂ دین و ایماں ہو تم کعبۂ فقیر عرفاں ہو
سب اہل عرفاں عشق و ولا سلطان الہند غریب نواز

ہر سنگ ترا سنگ موسیٰ ہے جلوہ کناں ہر رنگ ترا
ہے برق تجلی جلوہ ترا سلطان الہند غریب نواز

للہ خبر لو میری شہا کیا حال کہے غم کا دکھیا
ہے در کا تیرے گدا سلطان الہند غریب نواز

مخزن جود و دریائے سخا سلطان الہند غریب نواز
دلبند نبی محبوب خدا سلطان الہند غریب نواز

اٹھتے ہیں شعلے سینے سے میں تنگ ہوا ہوں جینے سے
لو جلد خبر اب میری کیا سلطان الہند غریب نواز

تم ہو معین دین کرم خانہ دیں ہے تم سے محکم
سب کفر کی ڈھائی تمنے بنا سلطان الہند غریب نواز

بار الم سے دل ہے بریاں صدمۂ غم سے چشم ہے گریاں
ہوں سینہ فگار تیر جفا سلطان الہند غریب نواز

اللہ کرم مجھ پہ بھی کرم اب دل سے مٹا دو درد و الم
ہر درد کی تم کہتے ہو دوا سلطان الہند غریب نواز

تم سے ہے فروغ شمس و قمر سلطان الہند غریب نواز
روشن ہے تمہی سے شام و سحر سلطان الہند غریب نواز

درگاہ تمہاری عرش بریں دربان تمہارے زر و جواہر
تھا دم میں تمہارے جن و بشر سلطان الہند غریب نواز

تم مردم دیدۂ جان ہو شہا ایمان ہو شہا
اللہ کے ہو منظور نظر سلطان الہند غریب نواز

بسمل ہے دل خون کشتہ میرا پہنچا ہے فلک سے تیغ جفا
سینہ ہے فگار و نجا و سپر سلطان الہند غریب نواز

کس طرح مٹیں یہ داغ محن کیونکر نہ بھریں ناسور کہیں
کیسے ہیں سیئوں یہ زخم جگر سلطان الہند غریب نواز

تم راحت جان حزیں ہو مگر تم سے ہے نشاط کا حال ابتر
تو جلد خبر تو جلد خبر سلطان الہند یا غریب نواز

اے ماہر راز خدا سے نہاں سلطان الہند غریب نواز
اے واقف سر نہان و عیاں سلطان الہند غریب نواز

تا وصف کروں تا بہ کہاں سلطان الہند غریب نواز
توصیف تیری اور میری زبان سلطان الہند غریب نواز

تم مصدر رحمت باری ہو تم مظہر لطف الٰہی ہو
تم ہو ملجائے عالمیان سلطان الہند غریب نواز

ہیں شائق حور و غلمان سبھی طالب حسینا ہوں
البتہ حضور کا ہوں خواہاں سلطان الہند غریب نواز

گر بحر خدا امداد میری غم دور ہو دیکھوں شکل تیری
ہے سبب تیرے لطف و احساں سلطان الہند غریب نواز

اجمیر میں اب تو بلا لے مجھے رخ پاک خدا را دکھا دے مجھے
ترے ہجر میں نوبت آئی بجان سلطان الہند غریب نواز

صد شکر کہ تیری حضوری ہوئی محفوظ کی خواہش پوری ہوئی
مدت سے تھا دل میں یہی ارماں سلطان الہند غریب نواز

اے راحت قلب و جان علی سلطان الہند غریب نواز
مقبول خدا محبوب نبی سلطان الہند غریب نواز

اے کاشف سر معراج اے واقف راز ازل و ابد
مقصود الانسان سری سلطان الہند غریب نواز

میں ہیچمدان کیا وصف لکھوں کیا مدح میں تیری لب کھولوں
چھوٹا ہے منہ اور بات بڑی سلطان الہند غریب نواز

ایسا نہ ہو یہ جان مضطر کر جائے تیری فرقت میں سفر
ابتر ہے بہت حالت میری سلطان الہند غریب نواز

تو وہ ہیں کہ جن کے ہوں ٹکڑے یا جانچ جن ہیں تن تکو
ساکت ہوا جس نے ذکر سنا بیہوش ہوا جسنے دیکہا
مضطر ہے جگر بیتاب ہے جی آکر سے کہوں کہانی میری
اے مہبط فیض ذات احد کے مظہر انوار احمد

راضی ہیں رضا پر جو مرضی سلطان الہند غریب نواز
وہ حسن نشان بو العجبی سلطان الہند غریب نواز
اب تمسے ہے میری آس لگی سلطان الہند غریب نواز
دکہلا دو مجہے صورت اپنی سلطان الہند غریب نواز

محفوظ جو چاہے اپنا بہلا غافل نہ رہا کر تو اصلا
ہر وقت رکہا کر ورد یہی سلطان الہند غریب نواز

جو کچہہ ہوں برا ہوں یا کہ بہلا سلطان الہند غریب نواز
ہو عثمان ہارونی اے ماہ حسینی الحسنی
ہے گوہر کنز المخفیا صدر ایوان ملک بقا
جس وقت تمہارا نام آئے کچہہ ایسا تصور بندہ جائے
کیا دیر ہے تو برقع الٹو دکہلا دو جمال روئے نکو
مومن کافر پر حصر ہے کیا فیضان ہے شاہا عام ترا
مدت گذری اک عمر ہوئی تمسے نہ خبر محتاج کی لی
ابتر ہے بہت حالت میری اے ہند کے والی جی میری
مسکین محتاج غریب گدا خالی کوئی اس در سے نہ پہرا
دریا متلاطم موج بہا اور راستا نہ سیری وحشت زا
لیتا نہیں کوئی میری خبر پہرتا ہوں جہان میں خاک بسر
لیکر میں شکستہ کوزہ دل پہرتا ہوں ادہر آکر سائل
ناقص نالایق ناکارہ ہے سخت نثار آوارہ

بندہ ہوں کرم کر یا خواجا سلطان الہند غریب نواز
ہو مجہہ پہ نگاہ لطف و عطا سلطان الہند غریب نواز
وے منبع بحر سکر و فنا سلطان الہند غریب نواز
کہینچ جا میرے دلبر نقشا سلطان الہند غریب نواز
کر دو مجہے پتلا حیرت کا سلطان الہند غریب نواز
کہتے ہیں تجہے سب شاہ و گدا سلطان الہند غریب نواز
کیوں بہول گئے مجہکو مولا سلطان الہند غریب نواز
ہے رحم کے قابل حال مرا سلطان الہند غریب نواز
ہے نام غریب نواز ترا سلطان الہند غریب نواز
منجدہار میں ہے بیڑا میرا سلطان الہند غریب نواز
سب دن چہوٹا کوچہ تیرا سلطان الہند غریب نواز
اسے بحر کرم بہر دے دریا سلطان الہند غریب نواز
جس ذات کا تیری ہے یکتا سلطان الہند غریب نواز

طریق شرع کے اختر معین الدین چشتی ہیں
یم عرفان کے گوہر معین الدین چشتی ہیں

گل گلزار سبطین جناب شافع محشر
نہال گلشن حیدر معین الدین چشتی ہیں

ولی اللہ بعد ان کے ہوئے جو ہند میں پیدا
ہر ایک کے ہادی رہبر معین الدین چشتی ہیں

لقب بیکس نوازوں کا جہاں میں ہے اسی باعث
غریبوں پر کرم گستر معین الدین چشتی ہیں

در خواجۂ اولیا چاہتا ہوں
ارم تجھ سے کب اے خدا چاہتا ہوں

فقیرانہ میں اور کیا چاہتا ہوں
ترے در پہ شاہا رہا چاہتا ہوں

جمال رخ باصفا چاہتا ہوں
یہی روبرو آئینہ چاہتا ہوں

دکھا اپنی صورت میں جلوہ خدا کا
تجھے حق سے اب دیکھنا چاہتا ہوں

کبھی تو یوں فرمائیے خواجہ صاحب
کہ میں بھی تجھی پے فدا چاہتا ہوں

تیری فرقت کا ہوں بیمار یا خواجہ معین الدین
نگاہ لطف کر اک بار یا خواجہ معین الدین

شہ ملک ولایت ہو مہ چرخ سعادت ہو
حبیب خالق غفار یا خواجہ معین الدین

مرے ورد زبان ہر دم تمہارا اسم اعظم ہو
وظیفہ ہے یہی درکار یا خواجہ معین الدین

تیری فرقت میں ہے کاشانہ میرا مہر گردوں کا
دکھا دے روئے پر انوار یا خواجہ معین الدین

بفرمان خدا گفتم ثنایت لطف عام سے
ندارم دست در اشعار یا خواجہ معین الدین

رقم کیسے ہو صفت تیری معین الدین اجمیری
وہ عالی شان ہے تیری معین الدین اجمیری

ترے دربار جو آئے مطالب سارے وہ پا گئے
سخی سرکار ہے تیری معین الدین اجمیری

زمیں و آسماں تیرا مکیں و لامکاں تیرا — فلک پر دھوم ہے تیری معین الدین اجمیری

تیرے دریائے رحمت میں سفینہ کب تیرا اٹکے — تو کشتی پار کر میری معین الدین اجمیری

بیاں کب کر سکوں تیرا کہاں مقدور ہے میرا — جہاں میں دھوم ہے تیری معین الدین اجمیری

تو ہے مقبول اللہ کا پیارا ہے محمد کا — بیاں کیا ہو صفت تیری معین الدین اجمیری

پیاسے جتنے آتے ہیں وہ سب سیراب ہو جاتے ہیں — عجب جود و سخا تیری معین الدین اجمیری

زمیں پر نام ہے تیرا فلک پر حور و غلماں کے — سبھی ہیں یاد میں تیری معین الدین اجمیری

خطا ہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ — لکھا ماتھے پہ ہے تیری معین الدین اجمیری

علاؤ الدین نظام الدین فرید الدین قطب الدین
وہ ذات پنجتن تیری معین الدین اجمیری

پڑا ہوں آپ کے در پر معین الدین اجمیری — نہ اب پھر جائیے در سے معین الدین اجمیری

گذرتی ہے جو کچھ دل پر بیاں کس سے کروں جا کر — ہے روشن حال سب تم پر معین الدین اجمیری

زمانہ سے ہوں تنگ آکر ہجوم غم سے گھبرا کر — میں آیا آپ کے در پر معین الدین اجمیری

نہ چھوڑوں گا تمہارا در نہ چھوڑوں گا تمہارا در — یہ در ہے اور میرا سر معین الدین اجمیری

ہجوم یاس کا لشکر کرے گی ملک دل ابتر — بچے جان حزیں کیونکر معین الدین اجمیری

نہایت حال ہے ابتر نہ کوئی یار ہے یاور
ندا اب ہے بہت مضطر معین الدین اجمیری

محبوب خاص یزدانی معین الدین اجمیری — تری ہے ذات لاثانی معین الدین اجمیری

نظر جب آگیا چہرہ اٹھا یہ خلق میں چرچا — کہ تو ہے نور رحمانی معین الدین اجمیری

تمہارا رخ ہے نور عرفاں ساتھ ہے تمہارے دیکھا بستاں — ہوا ہے ہند نورانی معین الدین اجمیری

نہ ہے یہ حسنِ بیاں کہ ہے اللہ شیدائی … نہیں ثانی کوئی تیرا معین الدین اجمیری
نبی کا نازنیں تو ہے علی کا جانشیں تو ہے … تو ہی مقبولِ ربانی معین الدین اجمیری

ہے زبا دم آپکا مسکیں ہا کرتا ہے وہ غمگیں
کرو دفع پریشانی معین الدین اجمیری

ہے شہرت خلق میں تیری معین الدین اجمیر … مدد للہ کر میری معین الدین اجمیری
نہیں اب تک ہوئی افسوس حاصل میری آنکھوں کو … ترے دیدار سے سیری معین الدین اجمیری
بچایا ہر گھڑی مجھکو غم و اندوہ حرماں سے … عنایت کیا ہے کم تیری معین الدین اجمیری
تیری صورت رہے پیشِ نظر ہر وقت ہر لحظہ … یہی ہے آرزو میری معین الدین اجمیری

زباں پر جوشِ الفت سے یہی جاری ہے اے حاجی
معین الدین اجمیری معین الدین اجمیر سے

خدا کا برگزیدہ ہے معین الدین اجمیری … نبی کا نورِ دیدہ ہے معین الدین اجمیری
تری تعظیم خاطر شب و روز آستانہ پر … سرِ گردوں خمیدہ ہے معین الدین اجمیری
منازل کر کے طے اے سالکو ساری حقیقت کے … بقربِ حق رسیدہ ہے معین الدین اجمیری
نسیمِ صبح گلزارِ طریقت آپ کے دم سے … میرے دل میں چسپیدہ ہے معین الدین اجمیری
ترے اخلاق پر ہے پرتوِ خلقِ رسول اللہ … صفت تیری حمیدہ ہے معین الدین اجمیری
اسی کا دل ہے اسرارِ حقیقت سے ترا واقف … خدا تک جو رسیدہ ہے معین الدین اجمیری

کوئی کچھ بھی کہے کیا خوف ہے لیکن ترے در پر
فدا کا سر خمیدہ ہے معین الدین اجمیری

مری بگڑی بنا دینا معین الدین اجمیری … مرے مخدوم ہو تم یا معین الدین اجمیری

بہار باغ چشتی سرو گلزار بہشتی ہیں — معین بیکساں مولا معین الدین اجمیری

زمانہ فیض پاتا ہے تمہاری آستانہ سے — کوئی سائل نہیں پھرتا معین الدین اجمیری

لباس فقر میں آئیں نہ کیوں اورا ولیا در پر — کہ شاہ ہند ہو تم یا معین الدین اجمیری

تصدق فیض کے تیرے مجھے بھی کچھ عنایت ہو — میں سائل ہوں ترے در کا معین الدین اجمیری

مہر میں جس نے دیگ کی مرادیں ہو گئیں پوری — دعا تیری اثر تیرا معین الدین اجمیری

جو دیکھا غور سے اکبر نے ہر شے میں نظر آیا
سراسر آپ کا جلوہ معین الدین اجمیری

ہے بھی چشم تر میری معین الدین اجمیری — خدارا لو خبر میری معین الدین اجمیری

نہیں ہے کوئی حامی میرا اسوقت مصیبت میں — ہے تم پر اب نظر میری معین الدین اجمیری

عجب کیا ہے اگر مجھکو جلا کر خاک کر ڈالے — یہ آہ پر شرر تیری معین الدین اجمیری

نشانہ ہے اگر نہ تم سا پیر کامل تو بنے کیونکر — بنی ہی جان پر میری معین الدین اجمیری

دکھا کر چہرہ پر نور صبح عید کر دیجئے — ہی شام غم سحر میری معین الدین اجمیری

مرے سر پر فلک نے رکھدیا ہی کوہ غم کیسا — نہ کیوں ٹوٹے کمر میری معین الدین اجمیری

ہوئی فضل الہی سے رسائی آپکے در تک — ہی قسمت راہ پر میری معین الدین اجمیری

توجہ آپکی گر ہو تو دکھلائے اثر اپنا — دعا بے اثر میری معین الدین اجمیری

کاتب خستہ دل رئیس کا بھی مقصد حاصل ہو
دعا ہے ہر سحر میری معین الدین اجمیری

بہار باغ سبحانی گل تر شاخ صمدانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

سعادت اہل اسلامی تو احیا مسلمانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

تو یرا اسرار دل واقف حقیقت جاں تو میدانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
زمہرت میشود ہر ذرہ چوں خورشید نورانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
توئی مقبول ربانی توئی منظور سبحانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
تو شاہ ملک ایمانی تو ماہ چرخ ایقانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
تو محرم حال رندانی تو دانی قال مستانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
تو ماہ سنجری شاہا تو مہر ملک جیلانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی
منم بندہ تو آقائی منم چاکر تو سلطانی — معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

غنی ایں مصرعہ برخوانی مکن طی سبحہ گردانی
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

سر زمیں اللہ کیا ہے پر فضا اجمیر کی — پھر دکھا مجھکو بہار خوش فضا اجمیر کی
روز کرتا ہوں خدا سے التجا اجمیر کی — مانگتا ہوں شاہ طیبہ سے دعا اجمیر کی
آتی ہے شوق زیارت میں یہاں خلق خدا — بڑھ گئی توقیر کیا تجھ سے شہا اجمیر کی

جاں نثار خواجہ صاحب ہو گیا ہوں اے فدا
جائے گی کیونکر میرے دل سے ولا اجمیر کی

صفت کس سے بیاں ہو یا معین الدین اجمیری — کہ سلطان جہاں ہو یا معین الدین اجمیری
قدم سے آپکے ہے ہند رشک گلشن جنت — شہ ہندوستاں ہو یا معین الدین اجمیری
نہ کیوں نام مبارک کا وظیفہ مجھسے ہو ہر دم — میرے دل میری جاں ہو یا معین الدین اجمیری
تمہارے لطف سے لاکھوں لاابالی منتظر ہیں — عجب رحمت نشاں ہو یا معین الدین اجمیری
تمہارے قدوم پاک میں ہر دم تڑپتا ہوں — کہاں جلوہ کناں ہو یا معین الدین اجمیری

ترا لطف و عنایت کی نظر ہو تیرے غلاموں پر
کہ فضل حق عیاں ہو یا معین الدین اجمیری

مرا تسکین دل ہو نام پاک شاہ ہر لحظہ
میسر ہے آرام جاں ہو یا معین الدین اجمیری

ابھی لطف رسول اللہ اور فضل خدا ہووے
اگر تم مہرباں یا معین الدین اجمیری

تمہاری شان و عزت کا کہاں ثانی ہو عالم میں
سلیمان دو زماں ہو یا معین الدین اجمیری

ندیم بارگاہ پاک سلطان رسل تم ہو
خدا کے رازداں ہو یا معین الدین اجمیری

تمہارا گوشۂ ابرو اگر ہووے غلاموں پہ
عیاں اسرار نہاں ہو یا معین الدین اجمیری

تمہارا فیض عالم میں چمن پیرا ہے رحمت سے
بہار کن فکاں ہو یا معین الدین اجمیری

ضیا پر بھی شتابی اک نظر ہو لطف و رحمت کی
دوائے درد جاں ہو یا معین الدین اجمیری

زیارت کا مشتاق ہے تیری معین الدین اجمیری
بر آئے آرزو میری معین الدین اجمیری

یقیں ہے یہ کہ ذرہ غیرت خورشید بن جائے
جو چشم مہر تیری ہو معین الدین اجمیری

کروں کیا عرض تجھ سے کہ تو تو آپ واقف ہے
عیاں ہے روشنی تیری معین الدین اجمیری

دکھا دو اک نظر جلوہ معین الدین اجمیری
میں ایک مدت سے ہوں مشتاق یا معین الدین اجمیری

تیرے الطاف سے شاہا اسے خوف قیامت کیا
جو خادم ہو تیرے در کا معین الدین اجمیری

تیرے دربار میں حاضر ہوں بندہ ہی رہوں گا
تعجب ہے میرے مولا معین الدین اجمیری

یگانوں سے غرض ہے اور نہ بیگانوں سے کچھ مطلب
تمہارا ہوں میں متوالا معین الدین اجمیری

اسی ارمان میں بیٹھا رہوں ہوں آپ کے در پر
کہ ہو جائے میری سیری معین الدین اجمیری

پلا دے بادۂ وحدت مجھے اے ساقی عرفاں
بجھا دے تشنگی میری معین الدین اجمیری

تمنا ہے یہی ذرات اب تو تیرے کوچہ میں — گدا بنکر رہوں پھیری معین الدین اجمیری

کہیں جلدی لگا دو مجکو رستے پر طریقت کے — تمنا ہے یہی میری معین الدین اجمیری

ترا فیضِ کرم ہے ورنہ میں کیا میری ہستی کیا — لکھوں میں وصفِ تیری معین الدین اجمیری

دکھاکر خواب میں جلوہ کرم مجھپر کیا کیسا — میری تقدیر ہے پھیری معین الدین اجمیری

قیامت تک نہ اٹھونگا میں ایسا مجکو بیٹھونگا — تری چوکھٹ جو آگھیری معین الدین اجمیری

جمالِ پاک آنکھوں میں مری ہر وقت پھرتا ہے — نگر ہوتی نہیں سیری معین الدین اجمیری

سراج السالکین قطب مشائخ عاشق یزداں — یہ ہے ادنی صفت تیری معین الدین اجمیری

تمنا ہے کہ مرتے دم میری وردِ زباں ہو یہ — معین الدین اجمیری معین الدین اجمیری

تلاطم بحرِ عصیاں کا کہیں مجکو نہ لے ڈوبے — تو کشتی پار کر میری معین الدین اجمیری

میں ہوں گم کردہ رہ اے رہنمائے منزلِ عرفاں — ہے لازم رہبری میری معین الدین اجمیری

غلامِ خاندانِ چشت ہوں گو روسیہ ہوں میں — تجھی کو شرم ہے میری معین الدین اجمیری

قمر سو جان سے صدقہ ابھی روئے منور پر
جو صورت دیکھ لے تیری معین الدین اجمیری

دل و جاں تم پہ قرباں ہیں معین الدین اجمیری — تمہارے بندہ سلطاں ہیں معین الدین اجمیری

دل اہلِ حقیقت جہلک ہی فیضِ باطن کی — چراغِ بحرِ عرفاں ہیں معین الدین اجمیری

ضیائے فیض سے ذرے چمک کے مہر بنتے ہیں — سراسر نورِ یزداں ہیں معین الدین اجمیری

بشرعیت میں طریقت میں ہے فیض حضرت کا — معینِ دین و ایماں ہیں معین الدین اجمیری

فلک سے بڑھکے رفعت میں در اقدس تمہارا ہے — ملایک جسکی درباں ہیں معین الدین اجمیری

نسیم لطف حضرت سے کہلے ہیں پہول مقصد کے — بہارِ باغِ امکاں ہیں معین الدین اجمیری

تمہاری فیض سے بنا ہا جہاں اس درجہ روشن ہے / کہ ذرے مہر تاباں ہیں معین الدین اجمیری

ہے زیبا خواجگی تم کو کہ ہر اعلیٰ سے اعلیٰ ہو / سلامی در کے سلطاں ہیں معین الدین اجمیری

عروج خستہ خاطر خبر بہر خدا لیجے
کہ فکریں دشمن جاں ہیں معین الدین اجمیری

شکوہ عز و شاں تیری معین الدین اجمیری / عیاں ہے ہر زماں تیری معین الدین اجمیری

ترا وہ دست بخشش ہے خدا جانے کریمانہ / ہے بخشش میں جہاں تیری معین الدین اجمیری

نہ ہو کیوں عرش سے خواجہ تمہاری کنہ کا پایا / عیاں تراچہ بیاں تیری معین الدین اجمیری

زمانہ سوئے نگراں ہے عجب سرکار والاہی / اے خواجہ خواجگاں تیری معین الدین اجمیری

کروں میں فرش جان و دل بچھاوں پتلیاں اپنی / جہاں کے رہرواں تیری معین الدین اجمیری

عجب ذات مقدس فیض بخش ہر دو عالم ہے / مفخر چشتیاں تیری معین الدین اجمیری

خدا اس دل کو سودا دے جو ہووے کاشتہ مقبر / تمنا کار رواں تیری معین الدین اجمیری

تری نظم در نسلک تو ابر نثر باراں ہے / ثناگو ہر نشاں تیری معین الدین اجمیری

غلام خانداں چشت کی جانب نظر ہووے / معاون بیکساں تیری معین الدین اجمیری

بصد شوق اے قبلہ ادب سے رو بقبلہ ہوں / ہے شان قبلہ شاں تیری معین الدین اجمیری

قرا ایام آوازہ نفخ فی الصور کے سے نکلے
در رہائی بلیغ اذاں تیری معین الدین اجمیری

تو شاہ شناؤ حضوری معین الدین اجمیری / ولایت ہند ہے تیری معین الدین اجمیری

اسی کے دامن خواہش میں دولت لازوالی / حضوری ہو اگر تیری معین الدین اجمیری

شرف جو زیارت سے تری روضہ کے ہوا پایا — ہوا ناری سے وہ نوری معین الدین اجمیری

دیا ہے فخر تجکو حق نے سارے اولیاؤں پر — نہیں ثانی کوئی تیری معین الدین اجمیری

حروف آیات فی جنب اللہ تیرے سو لکھے — جبیں پر لکھ چکا باری معین الدین اجمیری

عدو تو تہا ہی گردوں پر زمیں بھی ہوگئی دشمن — مدد فرماؤ تم میری معین الدین اجمیری

تلاطم بحر گرداب بلا میں ڈوبی جاتی ہے — تو کشتی پار کر میری معین الدین اجمیری

تو دل مہربانی سے دل مغموم مضطر کے
خدارا کر تو مسروری معین الدین اجمیری

دکھادو صورت زیبا معین الدین اجمیری — تڑپتا ہے دل شیدا معین الدین اجمیری

سوا تیرے کہاں جاؤں دل اپنا کس سے بہلاؤں — شفیق ایسا کہاں پاؤں معین الدین اجمیری

حبیب کبریا ہو تم شہ ہر دو سرا ہو تم — دلوں کے مدعا ہو تم معین الدین اجمیری

خدا کے واسطے آؤ ترحم جلد فرماؤ — خدارا شکل دکھلاؤ معین الدین اجمیری

مزار فیض حقانی مظہر قطب ربانی
کرامت میں ہوا ثانی معین الدین اجمیری

اے مظہر نور صدق و صفا یا حضرت خواجہ ہند ولی — اے مصدر کیف خلق و ولا یا حضرت خواجہ ہند ولی

اے رونق گلشن کون و مکاں اے والی حاکم ہندستاں — اے منبع رحمت و شان حیا یا حضرت خواجہ ہند ولی

اے صیقل زنگ بال اللہ اے مظہر کیف و فیض اتم — مقبول ہو اپنی کاش دعا یا حضرت خواجہ ہند ولی

سیماب صفت بیتاب ہوں میں بیخود ہوں بیخواب و غمگین ہوں — اب بہر کرم ہو جلدی سے دوا یا حضرت خواجہ ہند ولی

ہو طواف در سرکار نصیب ہو شاد ارماں دل تڑپ سے — اور رنگ مراد ہو صبح و مسا یا حضرت خواجہ ہند ولی

ہو خلوت و لیس نگہ کرم ہو جوش پہ موج فیض کرم — آ ناز کرم ہوں جلوہ نما یا حضرت خواجہ ہند ولی

زنگار معاصی ہو وے جدا آئینہ صفت ہو دل کی صفا
انوار دلی کی ہو کے ضیا یا حضرت خواجہ ہند ولی

مشتاق ہیں جہاں میں لیوں کے دلی یا خواجہ معین الدین ولی
مقبول خدا اولاد علی یا خواجہ معین الدین ولی

ہر نقش ہے یا حفاظت نام ترا تعویذ مجھے ہے خوب ملا
واللہ یہی ہے ناد علی یا خواجہ معین الدین ولی

یا نوح کرم ہے جستی تقی دو تو پار لگا کشتی کو مری
طوفان بلا میں ڈوب چلی یا خواجہ معین الدین ولی

ہے در خیر لو شاہ جہاں اب در سے تمہارے جاؤں کہاں
میں جہاں پھرا ایک گلی یا خواجہ معین الدین ولی

اک جلوہ دکھا دو پھر جدا دل سوز الم نے پھونک دیا
اب آتش غم سے جان جلی یا خواجہ معین الدین ولی

اک باد نسیم فیض عطا اس غنچہ دل کو مہر کھلا
یہ شاخ کبھی پھولی نہ پھلی یا خواجہ معین الدین ولی

جب روح مری یا تن سے نکلے گلشن باغ جنت ہے
کھل کھل کے کہے ہر ایک کلی یا خواجہ معین الدین ولی

اے ابر کرم دریا ہے عطا صدقہ ہے ترے ہو مری بھی
مقبول جناب لم یزلی یا خواجہ معین الدین ولی

روشن ہے تمہیں سب حال دلی اک عرض ہے فانی تم سے یہی
ہو دونوں جہاں میں بات بھلی یا خواجہ معین الدین ولی

بیٹھے ہوئے ہیں کب سے بالیں پہ آئے خواجہ
کھل جائے زبان کر لوں شکر خدائے خواجہ

اللہ مجھکو رکھے مجبور لقائے خواجہ
دیکھا کریں نگاہیں ہر دم ضیائے خواجہ

ابروئے حور کے ہوں کشتے جناب زاہد
میں ہو گیا اسیر تیغ ادائے خواجہ

خواجہ نگر میں جانا یوں ہو میرا خدایا
دل میں ہو یاد خواجہ لب پر ثنائے خواجہ

ہو جائے خاک جلکر خرمن سب گناہ کا
دلسوز ہی اگر دکھا دے برق ادائے خواجہ

ایسی کہاں ہے یارو تقدیر مجھ گدا کی
دربار میں جو لے نے مجھکو بلائے خواجہ

مختصر سوانح عمری خواجہ صاحب رح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواجہ صاحب قصبہ سنجرستان میں جو ملک غور کے شہروں سے ہے ۵۳۷ھ میں تولد
ہوئے آپکے والد کا نام سید غیاث الدین اور والدہ کا نام بی بی ماہ نور تھا۔
آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی رح ابن خواجہ غیاث الدین رح ابن سید
ضیاء الدین رح ابن سید ابوالمعانی رح ابن سید عبدالعزیز رح ابن سید ابراہیم رح ابن امام موسیٰ
کاظم ابن امامنا امام حضرت جعفر صادق رح ابن امام محمد باقر رح ابن امام زین العابدین رض ابن امام
ابو عبداللہ حسین رض ابن اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابیطالب رض جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے چچا تھے آپ سادات حسنی حسینی ہیں پندرہ سال کی عمر میں آپکے والد نے باجد
قضائے الٰہی سے انتقال کیا اور ایک باغ کارخانہ پن چکی کا اسباب چھوڑا اس گاؤں میں ایک
مجذوب کامل ابراہیم قندوزی رہتے تھے ایکروز اتفاق سے ان بزرگ کا گذر آپکے
باغ میں ہوا آپ اسوقت درختوں کو پانی دے رہے تھے آپ انکو دیکھتے ہی بہت تعظیم
سے پیش آئے اور کچھ خوشہ انگور پیش نظر کئے اسوقت ابراہیم قندوزی نے خوش ہوکر جیب سے
ایک ٹکڑا کھل کا نکالا اور دانت سے کتر کر خواجہ صاحب کو دیا اس ٹکڑے کے کھانے کے بعد
خواجہ صاحب کا دل نورانی ہوگیا اور دنیا سے منہ موڑ سب باغ و کارخانہ وغیرہ فروخت
کر کے راہ خدا میں خرچ کیا اور وہاں سے سمرقند و بخارا کی طرف سفر کیا اور حسام الدین

بخارئی سے قرآن شریف حفظ کیا اور ظاہری کمال حاصل کیا وہاں سے قصبہ
ہارون میں کہ نیشاپور کے گرد نواح سے ہے تشریف لیگئے اور خواجہ عثمان ہارونی چشتی
سے بیعت حاصل کی اور عبادت و ریاضت میں محنت کرنے لگے آپکا شجرہ بیعت
یہ ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے وہ مرید
حاجی شریف زندنی کے وہ مرید خواجہ مودود چشتی کے وہ مرید اپنے والد کے وہ مرید
خواجہ یوسف چشتی کے وہ مرید اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی کے وہ مرید اپنے والد
احمد ابدال چشتی کے وہ مرید خواجہ اسحق شامی کے وہ مرید خواجہ شمشاد علی علو دینوری
کے وہ مرید شیخ امین الدین ابی ہبیرۃ البصری کے وہ مرید شیخ سدید الدین کے وہ
مرید سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی کے وہ مرید حضرت شیخ ابوالفیض کے وہ مرید شیخ ابوالفضل
کے وہ مرید حضرت عبدالواحد بن زید کے وہ مرید حضرت شیخ حسن البصری انصاری کے وہ
مرید حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے وہ مرید آنحضرت محمد الرسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الغرض بیس برس چھ مہینے کی عبادت کے بعد آپ نے
عہدۂ خلافت حاصل کیا - بعد اس کے آپ قصبہ سنجار تشریف لیگئے اور پندرہ روز
کے قیام کے بعد قصبہ جبل تشریف لائے جو بغداد شریف کے سات کوس کے فاصلہ
پر ہے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے طوفان میں یہیں قیام کیا تھا - بغداد
شریف میں آپ نے حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
کی خدمت بابرکت سے فیض حاصل کیا - جبل میں ابتک آپکا حجرہ موجود ہے
الغرض جبل سے ہمدان تبریز استرآباد اور ہرات ہوتے ہوئے بموجب فرمان
اپنے مرشد عالی کے مکہ معظمہ تشریف لیگئے وہاں زیارت سے مشرف ہو کر

مدینہ منورہ تشریف لائے اور زیارت سے فیض یاب ہوئے ایک دن آپ زیارت
میں مصروف تھے کہ ندائے غیبی ہوئی کہ اے معین الدین ہمارے ہندوستان کو
جاؤ اور اجمیر میں جہاں کہ کفر و شرک کثرت سے ہے تمہارے وہاں جانے سے
خداوند تعالی اسلام کو قوت دے گا۔ آپ نے تعجب کیا کہ یا الہی اجمیر کہاں ہے
اسی فکر میں آپکو غنودگی آئی اور آنکھ جھپک گئی عرصہ خواب میں خاتم المرسلین شفیع المذنبین
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور آنکھ جھپکتے میں مغرب کے مشرق سے
اور شمال سے جنوب تک اور اجمیر کے قلعہ اور پہاڑ سب کا نقشہ دکھا دیا اور ایک انار
جو آنحضرت صلعم بہشت سے لائے تھے آپکو عطا فرمایا آپنے خواب سے
بیدار ہو کر ہمت چست باندھی اور ملک ہند کا راستہ لیا ہر ایک شہر و قصبات میں
ہر ایک بزرگ سے ملتے ہوئے غزنی و لاہور و دہلی ہوتے ہوئے اجمیر شریف تشریف
لائے اسوقت آپکے ہمراہ ۴۰ درویش تھے اجمیر میں رائے پتھورا حکومت
کرتا تھا۔ اس راجہ کو اوسکی ماں نے ۱۲ برس پہلے نجوم سے دریافت کرکے کہدیا تھا
کہ ایک بزرگ اس صورت اور شکل کا تیرے ملک میں آئے گا اور تیرا راج تباہ کریگا
اس پیشین گوئی سے راجہ غمگین و اداس رہنے لگا اور مخبر واسطے تلاش کے جابجا مقرر
کردیے۔ سمانہ گاؤں میں جو پٹیالہ نواح سے ہو گذر ہوا جب مخبروں نے آپ
کو پہچانا تو طرح طرح کے فریب و دہوکے آپکو دیے کہ آپ یہاں قیام کریں
مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آپکو بشارت ہو چکی تھی کہ ان کا کہنا ہرگز
منت ماننا۔ لہذا آپنے اُن جھوٹے مکاروں کی ایک نہ سُنی اور اپنے ہمراہیوں کو
اس بشارت سے آگاہ کردیا اور روانہ اجمیر ہوگئے۔ اجمیر پہونچکر آپنے یالا آنا تھا مگر

کنارے ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام کیا اسوقت راجہ کے ایک نوکر نے چلاکر کہا کہ یہاں
نہ ٹھیرو اسجگہ راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ ہمکو اس سے کیے اونٹوں سے
کوئی مطلب نہیں بیٹھے رہیں آپکے اس ارشاد کا یہ ظہور ہوا کہ اونٹ پھر نہ اُٹھ سکے
آپنے بیفکر ہوکر وہاں قیام کیا آپکے ساتھیوں میں اکثر جانوروں کو شکار کرکے کباب
کرنے لگے بعض درویش سیر کرتے ہوئے تالاب کے کنارے گئے جہاں اُن کافروں کے سینکڑوں
بتخانے تھے اور جن میں ہزاروں من تیل روشن ہوتا تھا استنجا پاک کرکے وضو کا ارادہ کیا۔
اسپر برہمن لڑنیکو تیار ہوگئے آپکے ہمراہیوں نے آپسے اس واقع کا ذکر کیا آپنے
اسی وقت تالاب کا تمام پانی بزور کرامت خداداد اپنی چھاگل میں لیلیا۔ کیونکہ اجمیر میں
سوائے اس تالاب کے پانی کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس سے شہر میں بغیر پانی کے پریشانی
پھیلگئی اور پیاس کی شدت سے بیتاب ہونے لگے پانی تالاب کا خشک ہونے اور اونٹوں
کے معذور ہوجانیکی خبر راجہ کو پہنچی وہ نہایت پریشان ہوا اور اپنی ماں سے کُل حال بیان
کیا اُسنے جواب دیا کہ یہ وہی شخص ہے جسکے آنیکی خبر میںنے تجھکو دی تھی اب بجائے اسکے
تو اسکو کسی قسم کی تکلیف دے ادب کر ورنہ بہت جلد تباہ ہوگا۔ اس مغرور نے
اپنی ماں کا کہنا نہ مانا اسی وقت اپنے گرو جوگی جیپال کو جو بڑا جادوگر تھا اس واردات
کی اطلاع بھیجی کیونکہ راجہ کو اُسپر بڑا بھروسہ تھا۔ اسی لئے تاکید کی کہ بہت جلد آجاؤ
جیپال نے کہلا بھیجا کہ یہ بھی کوئی جادوگر ہے میں ابھی آتا ہوں۔ راجہ یہ بات سُنکر
بہت خوش ہوا اور محل سے واسطے تکلیف دہی خواجہ صاحب نکلا یہ خیال آتے ہی فوراً
اندھا ہوگیا جب اس ناپاک ارادہ کو دور کیا بینا ہوگیا اسی طرح خواجہ صاحب کی
خدمت میں پہنچنے تک وہ سات بار اندھا و بینا ہوا۔ غرضیکہ جب راجہ آپکی

نیمن پہنچا اور جیپال جوگی سات سو چار آگ کے اور سات سو اژدہے آتش فشاں لیکر واسطے آپ کے مقابلہ کے آیا۔ آپ نے یہ واقعہ دیکھکر وضو کیا اور اپنے ساتھیوں لیکر ایک حصار اپنے گرد کھینچا۔ مدد خدا سے جو زور کرامت دکھایا تو سارا پاکھنڈ جادوگر کا نہ ہوا اور پھر ایک چکر آگ کا سرد ہوا اژدہے جادو کے سر مار کر مر گئے جیپال جوگی اور راجہ پتھورا کا یہ حال دیکھکر رنگ اُڑنے لگا۔ اور سوائے عاجزی کے کچھہ بن نہ پڑا اور عرض کرنے لگے۔ سزا اپنی پا چکے ہیں ہم یہہ بدبختی تھی اپنی کی دہائی ہے دہائی ہے معین الدین چشتی کی یہ بن پانی کے جاتی ہے جان اب ساری بستی کی دہائی ہے دہائی ہے معین الدین چشتی کی یہ کمبختی تھی سب اپنی جو ایسی بت پرستی کی دہائی ہے دہائی ہے معین الدین چشتی کی۔ آپنے جب یہ گریہ وزاری سُنی دریائے کرم جوش میں آیا جیپال جوگی سے فرمایا کہ چھاگل اُٹھالا جیپال نے اپنی کل طاقت خرچ کی مگر چھاگل کو جنبش نہ ہوئی جیپال نے شرمندہ ہوکر آنکھیں نیچی کر لیں۔ آپ نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے جو چل جائے یہ فقیروں کی چھاگل ہے تجھہ جیسے کافروں سے کب ہلتی ہے۔ آپنے اُسی وقت عبداللہ عرف شادی جن سے فرمایا کہ چھاگل اُٹھالاؤ وہ بموجب ارشاد چھاگل اُٹھالایا۔ اور بموجب ارشاد آپکے پانی چھوڑدیا جس سے دونو تالاب لبریز ہوگئے۔ اس کے بعد آپنے اونٹوں کیواسطے دعا فرمائی اونٹ بھی چلنے لگے۔

جیپال یہ کرامت دیکھکر فوراً مسلمان ہوگیا اور عرض کی کہ یا حضرت میرے حق میں دعا کیجیے کہ قیامت تک زندہ رہوں آپنے دعا فرمائی اور کہا جا بحکم خدا قیامت تک زندہ رہیگا۔ راجہ رنجیدہ ہوا اور تمام کافر کف افسوس ملتے رہ گئے خواجہ صاحب نے راجہ سے بار بار مسلمان ہونیکو کہا مگر اُسنے اسلام قبول نہ کیا۔ الغرض جیپال اور عبداللہ آپکو اپنے مکان پر لے گئے

جگہ پسند فرمائی جماعت خانہ عبادتخانہ باورچیخانہ بنوایا جسجگہ حضور کا باورچیخانہ تہا وہ جگہ اب دفتر آ
ہے اس عرصہ میں خواجہ صاحب سے ایک پیشینگوئی ظاہر ہوئی جس سے راجہ بہت غضبناک ہوا اور کہا کہ غیب کی
ہندوی کرتا اسے کہو کہ یہاں سے چلا جاے خواجہ صاحب نے جواب دیا کہ عنقریب یا تو تو جاتا ہے یا ہم جاتے ہیں
اسی عرصہ میں سلطان شہاب الدین غوری کو بشارت ہوئی کہ ہندوستان جاؤ اب کے مرتبہ تمہاری
فتح ہوگی وہ اسیوقت ایک لشکر جرار لیکر چڑہ آیا اور تہانیسر پر راجہ سے لڑائی ہوئی کیونکہ مدد غیبی ساتھ تہی
اور خواجہ صاحب کے فرمان کا اثر تہا شہاب الدین نے فتح پائی اور پتہورا گرفتار ہوا اسکے بعد شہاب الدین
دہلی و کل اطراف و جوانب زیر کرتا ہوا اجمیر شریف پہنچا اور تاراگڈہ کے قلعہ پر شاہ وجیہہ الدین صاحب کو
قلعدار کیا جنکی ایک صاحبزادی جو خواجہ صاحب سے منسوب تہیں اجمیر شریف سے واپس کر شہاب الدین
دہلی آیا اور قطب الدین ایبک کو جو نہایت قوی اور سخاوت میں نیکنام تہا دہلی کے تخت پر اپنا ولیعہد مقرر کیا
اور غزنی کیطرف روانہ ہوا جاتے وقت دریا سندہ پر گکہڑان نے اسکو شہید کیا جب یہ خبر آہستہ آہستہ اجمیر
پہنچی تو کافروں نے وجیہہ الدین قلعدار پر شبخون مارا اور انکو معہ ہمراہیوں کے شہید کیا صبح جب یہ خبر خواجہ صاحب کو
معلوم ہوئی تو ان سبکو دفن کیا بعد ازاں یہ خبر سلطان معین الدین کو پہنچی اس نے یورش کرکے دشمنوں سے
پورا بدلہ لیا اس کے بعد فضل الٰہی سے اسلام کی روشنی دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگی اور خاندان تیموریہ
قبضہ ہندوستان پر ہوگیا جن کے سبب سے آجتک اسلام جاری ہے اور خدا کے فضل و کرم سے روز بروز ترقی کر رہا ہے
جیسا کہ حالکی مردم شماری سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے گذشتہ دس سال میں سات فیصدی ترقی کی ہے خداتعالیٰ ہمہ
اسلام کو پوری ترقی عطا فرماے آمین ثم آمین بعد اسکے خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی باطمینان تمام
اپنی زندگی یاد خدا میں بسر کرنے لگے عرصہ ہفتر سال تک شہر اور باہر کے لوگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا سیر العارفین
میں لکہا ہے کہ خواجہ صاحب بعد نکاح کے سات سال تک زندہ رہے پہر برضا حقتعالے ۹ سالکی عمر میں ۶ رجب
۶۳۳ھ کو انتقال فرمایا اخبار الاخیار وغیرہ میں تحریر ہے کہ بوقت وفات آپکی پیشانی پر بخط سبز یہ عبارت